وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ

کتاب مستطاب

جواہر العشاق

المعروف بہ

شرح رسالہ غوث الاعظم

از افادات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص
بحر لاتناہی عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ

جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و صدر نشین [illegible] کتب خانہ و مدارس روضتین
گلبرگہ شریف

و بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے سی ای
ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد
شعبان ۱۳۶۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین سیدنا وسید الکل محمد وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین۔

حضرت سلطان الجن والانس غوث الثقلین غوث الاعظم سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفوں میں ایک مختصر سا رسالہ ہے جو رسالہ غوث الاعظم اور رسالہ غوثیہ کے نام سے مشہور ہے اس میں انہوں نے اون الہامات میں سے جو اون پر وقتاً بعد وقت وارد ہوا کرتے تھے چند کو نہایت عجیب و غریب اور بے نظیر ترتیب کے ساتھ جمع فرما دیا ہے۔ مبتدی اور متوسط درجہ کے اہل سلوک و عرفان اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے مستفید ہو سکتے ہیں لیکن درحقیقت یہ رسالہ حضرت غوث الاعظم نے منتہیوں اور کاملوں کے لئے لکھا ہے تاکہ اوس انتہائی منزل قرب و عرفان تک پہنچانے کے لئے جہاں پہنچکر اولیاء اللہ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ کی برگزیدہ ترین جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں مشعل ہدایت کا کام دے۔ اکابر طریقت نے اس کو نہایت عظمت کی نظر سے دیکھا ہے اور ہر زمانہ میں اس سے مستفید ہوتے آئے ہیں اس رسالہ کی متعدد شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے چار کے مطالعہ کا شرف مجھے حاصل ہے سب سے مقدم اور بہتر حضرت قدوۃ العارفین اکمل الواصلین سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز کی شرح ہے جس کو اونہوں نے جواہر العشاق

کے نہایت دلنشین نام سے موسوم فرمایا ہے۔ دوسری شرح مسمی بہ نشاط العشق حضرت مخدوم ملوک شاہ الصدیقی القادری علیہ الرحمہ کی ہے جو اواخر نویں صدی میں لکھی گئی۔ تیسری شرح مسمی بہ بساط العشق ہے جس کو حضرت مخدوم عبداللہ بن حسن بن علی المکی الحسنی الجیلانی نے اوایل دسویں صدی ہجری میں لکھا تقریباً اوسی زمانہ کی تالیف کی ہوئی ایک اور شرح ہے جس کا نام مجھے معلوم نہ ہوسکا۔ جس مرتبہ اور پایہ کا مصنف ہوتا ہے تصنیف اوسی مرتبہ اور پایہ کی ہوتی ہے۔ رسالہ غوث الاعظم کی کوئی شرح جواہر العشاق کو نہیں پہنچ سکی۔ حضرت غوث الاعظم کی عظمت کو شدت سے ملحوظ رکھتے ہوئے جس جوش و ولولہ محبت اور کمال عقیدت سے یہ شرح لکھی گئی ہے وہ بیان سے باہر ہے اور مطالب کی شرح اونہوں نے جس وضاحت سے فرمائی ہے اس کا اندازہ اس کو بغور مطالعہ کرنے سے ہی ہوسکتا ہے۔

سنہ [illegible]ھ میں مصر میں ایک کتاب مسمی بہ الفتوحات الربانیہ فی المآثر القادریۃ طبع ہوئی۔ اس کتاب کے جامع سید اسمٰعیل ابن سید محمد سعید القادری الجیلانی ہیں۔ اس کتاب میں اونہوں نے حضرت غوث الاعظم کے ارشاد فرمائے ہوے اوراد و وظایف کو (مثلاً قصیدۂ غوثیہ درود کبریت احمر۔ اسبوع وغیرہ) کو جمع کیا ہے اور سب سے اول جگہ رسالہ غوث الاعظم کو دی ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسودراز کی جس طرح بعض تصنیفیں مفقود اور اکثر نادرالوجود ہیں یہ شرح بھی نادرالوجود ہے زمانہ دراز کی مسلسل جستجو کے بعد اوس کے صرف دو نسخے مجھے مل سکے۔ ایک نسخہ سنہ ۱۰۰۰ھ کے قریب کا لکھا ہوا ہے جس کو میں نے حاصل کیا۔ دوسرا نسخہ سنہ ۱۱۱۳ھ کے نقل کئے ہوئے ایک نسخہ کی نقل ہے جس کو میرے مکرم دوست مولوی معشوق حسین خاں صاحب المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر نے کتب خانہ روضتین کے لئے وقف کردیا ہے کتب خانہ روضتین سے یہ نسخہ میں نے عاریتاً

حاصل کیا۔ ان دونوں نسخوں میں کتابت کی صدہا غلطیاں ہیں۔ چند جگہ عبارتیں ناتمام رہ گئی ہیں اور اس دوسرے نسخہ میں کاتب نے دو تین جگہ مضامین کو نقل کرنے میں تقدم و تاخر کر کے مخلوط کر دیا ہے بہر حال جہاں تک ممکن ہو سکا ان دونوں شرحوں کے باہم مقابلہ سے تصحیح کی گئی اور متن کی تصحیح میں الفتوحات الربانیہ مطبوعہ سے بھی مدد لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی اکثر پر استفہام کی علامت (؟) لگا دی گئی ہے۔

ہمارے نہایت محترم دوست جناب نواب محمد امیر علی خان بہادر بالقابہم تقریبا دو سال سے صوبہ گلبرگہ شریف کے صوبہ دار (کمشنر) اور "روضتین" کی جاگیرات کے ناظم ہیں حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی ذات پاک کے ساتھ انہیں نہایت عقیدت اور ان کی تصانیف کے ساتھ خاص شغف ہے۔ اون کے حسن توجہ سے رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ میں حضرت مخدوم کی مبسوط تصنیف شرح رسالہ قشیریہ طبع ہو کر شائع ہوئی اور اب یہ کتاب مستطاب **جواہر العشاق** معروف بہ **رسالہ غوث الاعظم** اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع کرائی گئی اور شائع کی جاتی ہے جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار　　　　حیدرآباد دکن

سید عطا حسین　　　　۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۲ ہجری